سوال

(131)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نوازل یا مقدمات کے سلسلہ میں طلبہ کو مجتمع کرکے بخاری شریف ختم کرانا جائز ہے اگر جائز ہے وتوجہ جواز کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1320 ہجری میں مصر کے کسی علمی رسالہ میں ایک تیز وتند مقالہ شائع کرایا تھا، جس میں بجز سطحی باتوں کے کوئی ٹھوس اور معقول بات نہیں تھی۔ بہر کیف جواز اور اباحت کی دو وجہیں ذکر کی جاتی ہیں :

(1)

7/69 ... 4/2099 (2743) ... سے بخاری ختم کرتے یا کراتے ہیں کہ یہ ایک صالح عمل ہے، جس کی برکت سے امید ہے کہ اللہ تعالی اس بلیہ اور نازلہ کو دور فرمادیں گے اور مقصد پورا کردیں گے، خلاصہ یہ کہ جس طرح قرآن کی تلاوت اور اس کا ختم علم

(2) جواز و باحت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ کلمات جو شرکیہ اور کفریہ نہ ہو اور ان کا معنی ومفہوم معلوم ہو، ان کے ساتھ بالاتفاق رقیہ (دم) کرنا جائز اور مباح ہے، اور کسی ایسے کلمہ کے رقیہ ہونے اور اس کے ساتھ استرقا کے جواز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کا رقیہ ہونا کتاب اللہ وسنت کے اندر منصوص

لفین ومانعین حسب ذیل شبہات پیش کرتے ہیں :

(1)

(2)

(3)

(4)

(5)

لیکن یہ تمام شبہات بالکل سطحی اور عدم تدبر کا نتیجہ ہیں :

(1)

(2)

ع یا وقوع عدم کو مستلزم نہیں ہے۔ ونیز کسی چیز کی اباحت کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ صراحتاً ونصاً بھی آپ ﷺ سے فعلاً یا تقریراً ثابت ہو۔ شرع میں بہت سے ایسے امور ہیں جو مسلمانوں میں معمول بہ ہیں۔ لیکن وہ نصاً ثابت ومنقول نہیں ہیں۔ بلکہ مسائل قیاسیہ مستنبطہ میں سے ہیں ونیز آں حضرت ﷺ

(2)۔ وہکذا فی الأذکار والأدعیة الأخری التی وردت فضائلها فی کتب الأحادیث.

(3)

(4)

(4) یہ شبہ بے حد ضد اور عناد وکج فہمی پر مبنی ہے۔ مجوزین ختم بخاری یہ کب ہیں کہ ان تمام مہمات میں صرف ختم بخاری پر اعتماد کرنا چاہیے۔ اور مادی وسائل، ظاہری اسباب نہیں اختیار کرنے چاہیں۔ آں حضرت ﷺ سے مختلف اغراض ومقاصد کے لیے مختلف آیات قرآنیہ اور ادعیہ واذکار کی اجازت و

(5)

(محدث دہلی ج: اش: رمضان 1361ھ اکتوبر 1942ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

محدث فتویٰ